

اللہ سے محبت کی نشانیاں



مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی
سکون کا باعث بنتا ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی محبت کی نشانیاں

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی محبت کی نشانیاں

پہلی اشاعت 5 مئی 2023۔

کاپی رائٹ © 2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

[فہرست کا خانہ](#)

[اعترافات](#)

[مرتب کرنے والے کے نوٹس](#)

[تعارف](#)

[اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیاں](#)

[اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس](#)

[دیگر شیخ یوڈ میڈیا](#)

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روز آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو

ShaykhPod.Books@gmail.com - پر دی جا سکتی ہیں۔

تعارف

ذیل میں ایک مختصر کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی محبت کی چند نشانیوں پر بحث کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ان علامات کو اپنا کر اپنی زبانی محبت کے اعلان کی حمایت کریں تاکہ وہ اعلیٰ کردار حاصل کر سکیں۔

جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 68 القلم آیت نمبر 4 میں فرمائی ہے

”اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔“

لہذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیاں

قرآن پاک اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ایک اہم جز ہے۔ ایمان کی درحقیقت صحیح مسلم نمبر 165 میں موجود ایک حدیث یہ بتاتی ہے کہ انسان ایمان کی مٹھاس تبھی چکھ سکے گا جب وہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ساری مخلوق سے زیادہ محبت کرے گا۔ صحیح مسلم کی ایک اور حدیث نمبر 168 میں واضح طور پر تنبیہ کی گئی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تمام مخلوقات سے بڑھ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کرے۔ اس حقیقت کی وجہ سے تمام مسلمان دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جس کی تائید ثبوتوں سے ہونی چاہیے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی قیمت نہیں ہوگی۔

محبت کی پہلی نشانی قرآن پاک میں بیان ہوئی ہے۔ یہ واضح طور پر نصیحت کرتا ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبت اور بخشش چاہتا ہے تو اسے عملی طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔ باب 3 علی عمران، آیت 31

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور ”تمہارے گناہوں کو بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید کرنے کی کوشش کرے، ان کی روایات کو ان کے قول و فعل پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں لاگو کرے۔ انہیں اس کے احکام کی تعمیل کرنی چاہیے اور اس کی ممانعتوں سے بچنا چاہیے۔ باب 59 الحشر، آیت 7

اور جو کچھ رسول نے تمہیں دیا ہے وہ لے لو۔ اور جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس سے باز رہو۔“

کسی کو اپنی روایات میں سے انتخاب اور انتخاب نہیں کرنا چاہئے اور انہیں اپنے طرز عمل میں صرف اس وقت لاگو کرنا چاہئے جب یہ ان کے مطابق ہو۔ جو ایسا کرتا ہے وہ صرف اپنی خواہشات کی پیروی کر رہا ہے جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایات کی پیروی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس غلط رویہ کی ایک واضح نشانی یہ ہے کہ کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ اعمال کی ترجیح کو بدل دیتا ہے۔ مثلاً وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال کو ترجیح دیں گے جو آپ کے دوسرے اعمال سے کم اہمیت کے حامل ہیں۔ مثال کے طور پر صحیح بخاری نمبر 5363 میں موجود ایک حدیث کے مطابق جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں ہوتے تو گھر کے کاموں میں گھر والوں کی مدد کرتے لیکن جب نماز کا وقت آتا تو آپ امامت کے لیے نکل جاتے۔ مسجد میں باجماعت نماز۔ اگر کوئی گھر کے کاموں میں اپنے گھر والوں کی مدد کرتا ہے لیکن بغیر کسی عذر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے مسجد نہیں آتا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کر رہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اعمال کی ترجیح کو دوبارہ ترتیب دیا ہے۔ مسجد میں نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کے مطابق گھر کے کاموں میں مدد کرنے پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس ترجیح کو دوبارہ ترتیب دیتا ہے تو وہ اس کی روایت پر عمل نہیں کرتا۔ گھر کے کاموں میں گھر والوں کی مدد کرنا بلاشبہ ایک نیک عمل ہے لیکن اگر وہ اس طرح کا برتاؤ کرتے ہیں تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کر رہے ہیں، خواہ ایسا ہی کیوں نہ ہو۔ درحقیقت وہ صرف اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہے ہیں۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے جسے مسلمانوں کو سمجھنا چاہیے۔ لیکن یہ نوٹ کرنا ضروری ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان اعمال صالحہ کرنا چھوڑ دیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات پر صحیح طریقے سے عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی محبت کی اگلی نشانی یہ ہے کہ کوئی شخص قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیان کردہ احکام و ممنوعات کو ترجیح دے گا۔ اس پر، ان کی اپنی خواہشات اور رائے پر۔ باب 9 توبہ آیت 24

کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے رشتہ دار، وہ ”مال جو تم نے حاصل کیا ہے، وہ تجارت جس کے زوال کا تمہیں ڈر ہے، اور وہ مکانات جن سے تم خوش ہو، تمہیں اس سے زیادہ محبوب ہیں۔ اللہ اور اس کا رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرتے رہو، پھر انتظار کرو جب تک کہ اللہ اپنا حکم نافذ نہ کر دے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ”ہدایت نہیں دیتا۔“

انسان صرف ان چیزوں کی طرف مائل ہوتا ہے جن کا ذکر اس آیت میں ان سے محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لیکن جب کوئی ان چیزوں پر اسلام کی اطاعت کا انتخاب کرتا ہے تو اس سے ان کی اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ثابت ہوتی ہے۔ ایک سچا عاشق صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کی اطاعت کرے اور اسے ہر وقت راضی رکھے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب ایک مسلمان اسلام کی تعلیمات پر عمل کرے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کی اگلی نشانی یہ ہے کہ لوگوں پر ان کا غصہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو گا۔ یعنی وہ ان چیزوں کو ناپسند کریں گے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ یہ ایک مسلمان کو دوسروں کے بارے میں برے جذبات کو اپنانے سے روکتا ہے اور انہیں اسلام کے حکم کے مطابق دوسروں کا احترام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا گناہ کرے تو بھی اسے گناہ کو ناپسند کرنا چاہیے لیکن گناہ گار سے نفرت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ وہ کسی بھی وقت سچے دل سے توبہ کر سکتا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کسی گنہگار سے نفرت نہیں کرتا۔ یہ اس حقیقت سے ثابت ہے کہ توبہ کا دروازہ گنہگار کے لیے ان کی موت تک ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ باب 4 النساء، آیت 17

اللہ کی طرف سے قبول کی جانے والی توبہ صرف ان لوگوں کی ہے جو نادانی [یا لاپرواہی] سے ”برائی کر بیٹھیں اور پھر جلد ہی توبہ کر لیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ بخشش فرمائے گا۔“

اگر اللہ تعالیٰ گنہگار سے نفرت کرتا تو انہیں توبہ کا موقع نہ دیتا۔ گناہوں کو ناپسند کرنا اور گناہ گار کو نہیں آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور جو ان کی سنتوں پر عمل کرے

گا وہ اس سے سچی محبت کرتا ہے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرتا ہے وہ اس میں ہو گا۔ اس کے ساتھ جنت۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 2678 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ ایک مسلمان جتنا زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھتا ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ناراض ہوتا ہے، اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو مسلمان اس طرح عمل نہیں کرتا وہ ادھوری محبت رکھتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی محبت کی اگلی نشانی یہ ہے کہ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کثرت سے ذکر کرے۔ عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ انسان جس کو اکثر یاد کرتا ہے وہ وہی ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے، جس قدر محبت زیادہ ہوتی ہے اس کی یاد اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ اس کا اشارہ صحیح مسلم نمبر 826 میں موجود ایک حدیث میں ہے جس میں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرتے تھے۔ یہ اس بات کی نشانی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے گہری محبت ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اپنی محبت کا ثبوت دیتے ہیں، انہیں اکثر مغفرت اور اجر عظیم کی بشارت دی گئی ہے۔ باب 33 الاحزاب، آیت 35

اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور ایسا کرنے والی عورتیں ان کے لیے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کی اگلی نشانی اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی شدید خواہش ہے۔ کسی سے محبت کرنا اور اس کی مستقل صحبت کی خواہش کرنا ممکن نہیں ہے۔ جو اس ملاقات کا خواہشمند ہے وہ اس کی تیاری میں بڑی محنت کرے گا۔ دنیاوی معاملات میں بھی یہ بات بالکل واضح ہے، ملاقات جتنی اہم ہے، تیاری اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں وہ اس کے احکام کو پورا کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے پرہیز کرتے ہوئے اور تقدیر کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے اس کی مخلصانہ اطاعت میں کوشش کریں گے۔ قرآن پاک میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ باب 18 الکہف، آیت

پس جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی ”عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔“

اس علامت کا تعلق سابقہ سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحیح بخاری نمبر 7405 میں موجود ایک آسمانی حدیث میں واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ہے جو اسے یاد کرتا ہے۔ پس اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی صحبت کا خواہاں ہے تو وہ اس کی مخلصانہ اطاعت کے ذریعے اسے مسلسل یاد کرے گا۔

جو لوگ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کی خواہش رکھتے ہیں وہ آپ کی روایات پر عمل کرنے میں جلدی کریں گے۔ خصوصاً وہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان پر عمل کرنا آخرت میں اس کے ساتھ ہوگا۔ مثال کے طور پر صحیح بخاری نمبر 5304 میں موجود ایک حدیث میں یہ نصیحت ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی یتیم کی کفالت کرے گا وہ آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس نشانی کو پوری طرح پورا کیا کیونکہ وہ مسلسل اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی آرزو رکھتے تھے۔ قرآن پاک نے باب 3 آل عمران آیت 159 میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس خصوصیت کی طرف اشارہ کیا ہے

پس اللہ کی رحمت سے، [اے محمد]، آپ نے ان کے ساتھ نرمی کی۔ اور اگر تم بدتمیز ہوتے اور ”دل میں سخت ہوتے تو وہ تمہارے اردگرد سے ہٹ جاتے۔“

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی محبت کرنے کی اگلی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت بڑی تعظیم کا اظہار کیا جائے۔ جب کوئی اللہ تعالیٰ کو ہے کہ نشانی یہ یاد کرے تو غفلت میں نہ پڑے یعنی جب اللہ تعالیٰ کو زبان سے یاد کرے دل سے نہیں۔ یہ اکثر نماز کے دوران ہو سکتا ہے جہاں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا دکھائی دے سکتا ہے، لیکن اس کے باوجود ان کا ذہن مادی دنیا میں چکرا رہا ہے۔ جب کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے

رب سے گہرا گفتگو کر رہا ہوتا ہے۔ اس لیے انہیں اس الہی ابلاغ کے دوران غافل نہیں ہونا چاہیے۔ ایک شخص اس بات کو ناپسند کرتا ہے جب کوئی دوسرا شخص اپنی گفتگو کے دوران غافل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے کیسے راضی ہو سکتا ہے جو اسے اس طرح یاد کرے؟ جب کوئی اللہ تعالیٰ کو صحیح طریقے سے یاد کرتا ہے تو اس سے اس کا روحانی تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔ یہ اس کے احکام کو پورا کرنے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرنے اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرنے کی صورت میں انہیں زیادہ سے زیادہ اطاعت کی طرف ترغیب دے گا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اگرچہ ایک مسلمان کو اپنے دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اگر وہ اپنے دل کو شامل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا کبھی ترک نہیں کرنا چاہیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو صرف زبان سے یاد کرنا اس کو بالکل یاد نہ کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

جب کوئی مسلمان قرآن پاک کی تلاوت کرے تو اسے اس بات کا مکمل علم ہونا چاہیے کہ یہ رب العالمین کے کلمات ہیں اس لیے ان کی تعظیم اور احترام سے تلاوت کریں۔ اس احترام کا ایک حصہ یہ ہے کہ ہر لفظ کو صحیح طریقے سے تلفظ کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح طریقے سے تلاوت کرنا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ الفاظ کا غلط تلفظ بعض صورتوں میں لفظ یا آیت کے معنی کو بدل سکتا ہے جو کہ ایک سنگین مسئلہ ہے۔ احترام کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے اور انہیں اپنی زندگی میں لاگو کیا جائے۔ قرآن پاک کو اچھے کپڑے میں لپیٹ کر اونچی شیلف پر رکھنا حقیقی تعظیم نہیں ہے۔ صحیح پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے نام کو بے مقصد استعمال نہیں کرنا چاہیے، جیسے کہ خالی قسمیں کھانا۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کا زیادہ احترام کرنا چاہیے۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احترام کے ساتھ یاد کرے، خاص طور پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں یا آپ کی احادیث کا مطالعہ کرتے

ہیں۔ انہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کے الفاظ خدا کی طرف سے اس پر نازل ہوئے ہیں لہذا انہیں ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہئے جیسا کہ وہ دوسروں کے الفاظ کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں۔
باب 53 ایک نجم، آیات 3-4

"نہ ہی وہ [اپنے] جھکاؤ سے بات کرتا ہے۔ یہ نہیں بلکہ وحی نازل ہوئی ہے"

بعض علماء نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا اس قدر احترام کیا ہے کہ وہ انہیں صرف وضو کرنے کے بعد ہی بیان کرتے تھے اور کبھی غیر معمولی طور پر ایسا نہیں کرتے تھے۔ اس کے بجائے وہ کسی محفل میں عزت کے ساتھ بیٹھ کر بیان کرتے جبکہ ان کے شاگرد خاموش رہتے۔

ان تمام اللہ عزوجل اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی محبت کی اگلی نشانی لوگوں سے محبت کرنا جو اللہ عزوجل اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے لیے، خواہ یہ ان کے بارے میں کسی کی ذاتی رائے کے خلاف ہو۔ اس محبت میں وہ لوگ شامل ہیں جو اپنے الفاظ کے ذریعے اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اپنے اعمال کے ذریعے محبت کا اعلان کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اہل بیت رضی اللہ عنہم، تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور صالحین اس سچی محبت کے حامل تھے۔ پس ان میں سے ہر ایک سے محبت اس شخص پر فرض ہے جو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرے۔ یہ بہت سی احادیث سے ثابت ہے جیسے کہ صحیح بخاری نمبر 17 میں موجود ہے۔ اس میں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگاروں سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ مدینہ کے مقدس شہر کے رہنے والوں سے محبت ہے۔ ایمان کا حصہ اور ان سے نفرت منافقت کی نشانی ہے۔ جامع ترمذی نمبر 3862 میں موجود ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو واضح طور پر تنبیہ کی ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید نہ کریں، کیونکہ ان سے محبت کرنا اس کی علامت ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنا اور ان سے بغض رکھنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ سے بغض رکھنے کی علامت ہے۔ یہ شخص اس وقت تک کامیاب نہیں ہو گا جب تک وہ سچے دل سے توبہ نہ کرے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ نمبر 143 میں موجود ایک حدیث میں اپنے مبارک گھر والوں کے بارے میں اسی طرح کا بیان فرمایا ہے۔

اگر کوئی مسلمان کسی ایسے مسلمان پر بلاجواز تنقید کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے، تو اس سے ان کی اللہ تعالیٰ سے محبت کی کمی ثابت ہوتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو دوسرے مسلمانوں کو اس گناہ سے نفرت کرنی چاہیے لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے پھر بھی گناہ گار مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی وجہ سے اس سے محبت رکھنی چاہیے۔ اس پر درود ہو۔ دوسروں سے محبت کرنے کی علامت ان کے ساتھ حسن سلوک اور احترام سے پیش آنا ہے۔ سیدھے الفاظ میں، کسی کو دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہئے جیسا وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے ساتھ سلوک کریں۔

مزید برآں، ایک مسلمان کو ان تمام لوگوں کو ناپسند کرنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں کے لیے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں، خواہ وہ شخص رشتہ دار ہو یا اجنبی۔ ایک مسلمان کے جذبات انہیں اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کے اس نشان کو پورا کرنے سے کبھی نہیں روک سکتے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ان کو نقصان پہنچائیں بلکہ ان پر واضح کر دیں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں سے عداوت ناقابل قبول ہے۔ اگر وہ اس منحرف رویے پر قائم رہیں تو جب تک وہ سچے دل سے توبہ نہ کر لیں ان سے الگ ہو جانا چاہیے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی محبت کرنے کی اگلی نشانی ان لوگوں کے رویے کو ناپسند کرنا ہے جو نیک عمل تو کرتے ہیں لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل کیے بغیر ایسا کرتے ہیں۔ اور اس پر درود ہو۔ یعنی وہ اس کی روایات کو سرگرمی سے تلاش نہیں کرتے اور ان پر عمل نہیں کرتے۔ اس کے بجائے، وہ اچھے کاموں کی تلاش اور ان پر عمل کرتے ہیں جن کی دوسروں نے نصیحت کی ہے۔ حالانکہ یہ نیکیاں بھی ہیں پھر بھی ایک مسلمان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تجویز کردہ یا نصیحت کردہ نیک عمل سے افضل نہیں ہے۔ ہر چیز کا ایک درجہ بندی ہے۔ اس لیے صحیح ترجیح سے انحراف نہیں کرنا چاہیے بلکہ پہلے اپنے واجبات کو ادا کرنا چاہیے اور پھر جس حد تک ممکن ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو پورا کرنا چاہیے۔ صرف اس صورت میں انہیں دوسرے رضاکارانہ کام انجام دینے چاہئیں اگر وہ ایسا کرنے کے لیے وقت اور توانائی حاصل کریں۔ یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایات کو بھی صحیح طور پر ترجیح دی جانی چاہئے کیونکہ وہ درجات میں مختلف ہوتی ہیں، جنہیں علماء نے واضح کیا ہے۔ سیدھے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی

طرف جانے والے تمام راستے مسدود ہیں سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ لہذا مسلمانوں کو اپنی روایات کو دوسروں کی طرف سے تجویز کردہ رضاکارانہ اعمال پر اختیار کرنا چاہیے۔
باب 3 علی عمران، آیت 31

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور ”تمہارے گناہ بخش دے گا“۔

اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت کی اگلی نشانی قرآن پاک سے محبت ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کر کے اسے صرف چومنے، اچھے کپڑے میں لپیٹ کر اور پھر اپنے گھر کے اونچے شیلف پر رکھ کر عمل سے ظاہر کرنا چاہیے۔ قرآن پاک سے اپنی محبت ثابت کرنے کے لیے اس کے پہلوؤں کو پورا کرنا چاہیے۔ سب سے پہلے، انہیں احترام اور ارتکاز کے ساتھ اسے صحیح اور باقاعدگی سے پڑھنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے انہیں کسی معتبر ذریعہ سے قرآن پاک کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ آخر میں، انہیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک مسلمان کو ہمیشہ اس کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے نہ کہ صرف اس صورت میں جب یہ ان کی خواہشات کے مطابق ہو یا کسی خاص صورت حال یا وقت میں، جیسے کہ رمضان کے مقدس مہینے میں۔

اس کے علاوہ، قرآن پاک سے سچی محبت کا ایک حصہ یہ ہے کہ اسے دنیاوی مسائل کو حل کرنے کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ بدقسمتی سے، بعض نے یہ رویہ اختیار کیا ہے اور قرآن پاک کو صرف اس وقت نکالتے ہیں جب انہیں کوئی دنیاوی مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ اور جس وقت ان کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے وہ اسے دور کر دیتے ہیں کہ ان کی اگلی دنیاوی پریشانی تک اس کی طرف نہ دیکھا جائے۔ وہ اس کے ساتھ ایک ٹول کی طرح برتاؤ کرتے ہیں جو کسی چیز کو ٹھیک کرنے کے لیے صرف ٹول باکس سے نکالا جاتا ہے۔ یوں تو قرآن کریم دنیاوی مسائل کا علاج ہے لیکن یہ اس کا بنیادی کام نہیں ہے۔ اس کا اصل مقصد صحیح رہنمائی ہے تاکہ انسان آخرت تک محفوظ رہے۔ اس کے بنیادی کام کو نظر انداز کرنا اور اسے کسی اور کام کے لیے استعمال کرنا حماقت ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جو ایک مہنگی گاڑی خریدتا ہے جس میں انجن نہیں ہوتا صرف اپنے اندر نصب ٹیلی ویژن دیکھنے کے لیے۔ کیا اس شخص پر بیوقوف کا لیبل نہیں لگایا جائے گا؟ اگر کوئی مسلمان قرآن پاک کو صحیح طریقے سے سمجھے تو وہ اسے نہ صرف جنت کی طرف

رہنمائی کرتا ہے بلکہ اس سے ان کی دنیاوی پریشانیاں بھی دور ہوتی ہیں۔ باب 17 الاسراء، آیت 82:

اور ہم قرآن میں سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے، لیکن یہ ”ظالموں کے لیے نقصان کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔“

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی محبت کی اگلی نشانی مخلوق سے مخلصانہ محبت ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اور خاص طور پر مسلمانوں کے ساتھ خلوص دل سے محبت رکھنا کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 1926 میں موجود ایک حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے، جب آپ نے یہ نصیحت کی ہے کہ ایمان تمام لوگوں کے لیے مخلص ہونا ہے۔ جامع ترمذی نمبر 2515 میں موجود ایک اور حدیث متنبہ کرتی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ دوسروں کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق پر مہربان ہے اپنی لامحدود عظمت کے مطابق مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے مخلوق پر رحم کرتے ہوئے ان سے محبت کریں۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ یہ محبت صرف الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ اپنے عمل سے ظاہر ہونی چاہیے۔ تخلیق سے مخلصانہ محبت رکھنے میں ان کے لیے بھلائی کی خواہش کرنا اور ان کے لیے چیزوں کو بہتر بنانے کے لیے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کرنا شامل ہے، جیسے مالی اور جذباتی مدد۔

لوگوں سے محبت کا یہ ایک حصہ ہے کہ جب کوئی خوش ہوتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب وہ رویہ اسلام کی تعلیمات سے متصادم نہ ہو۔ اعلیٰ درجے کی غمگین ہوتا ہے جب تک کہ اس محبت میں یہ بھی شامل ہے کہ کوئی شخص حد سے بڑھ کر دوسروں کی زندگیوں کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے بہتر بنائے، چاہے اس سے خود کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ مثال کے طور پر، ضرورت مندوں کو زیادہ دولت عطیہ کرنے کے لیے کوئی اپنے مطالبات پر پابندی لگا سکتا ہے۔

لوگوں کے ساتھ محبت کا ایک حصہ اچھے پر لوگوں کو ہمیشہ متحد کرنے کی خواہش اور کوشش شیطان کے۔ اس کے حصول کا ایک طریقہ جبکہ دوسروں کو تقسیم کرنا ایک خصوصیت ہے۔ ہے نجی طور پر کہ دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالا جائے اور انہیں گناہوں کے خلاف یہ ہے جو اس طرح عمل کرتا ہے اس کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈال دیتا ہے۔ اس نصیحت کی جائے۔ کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 1426 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

جب بھی ممکن ہو دوسروں کو دین کے پہلوؤں اور دنیا کے اہم پہلوؤں کی نصیحت اور تعلیم دینی چاہیے تاکہ ان کی دنیوی اور دینی دونوں زندگیوں میں بہتری آئے۔

دوسروں سے محبت کا ثبوت یہ ہے کہ وہ ان کی غیر موجودگی میں ان کی حمایت کرتے ہیں، سے۔ دوسروں سے منہ موڑنا اور صرف اپنی فکر کرنا غیبت دوسروں کی، مثال کے طور پر کسی کو دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا، کسی مسلمان کا رویہ نہیں ہے۔ سیدھے الفاظ میں ان کے ساتھ برتاؤ کریں۔ لوگ چاہیے جیسا وہ چاہتے ہیں کہ

آخرت اللہ عزوجل اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقی محبت کی اگلی نشانی سے محبت کرنا اور مادی دنیا سے منہ موڑنا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مادی دنیا انسان کو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد سے منہ موڑنے کی ترغیب دیتی ہے۔ جبکہ آخرت اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر سے کام لے۔

اس کے علاوہ آخرت میں ایک مسلمان اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے گا۔ لہذا، سچی محبت انسان کو آخرت کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ مادی دنیا سے لاتعلقی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دنیا کو مکمل طور پر ترک کر کے غار میں رہنا چاہیے۔

لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی ضرورتوں اور ذمہ داریوں کو فضول خرچی کے بغیر پوری کرنے کے لیے اس دنیا سے لے لیں اور آخرت کی تیاری کے لیے اپنا وقت وقف کر کے اس مادی دنیا کی زیادتی سے منہ موڑ لیں۔

اس دنیا کے بغیر دنیا کرنا نہ صرف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت تھی بلکہ جیسا کہ جامع ترمذی نمبر 2352 میں موجود حدیث میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خواہش کی۔ اس طرح دنیا سے رخصت ہو جاؤ اور اسی طرح زندہ ہو جاؤ۔

انسانی دل کو اس طرح بنایا گیا ہے کہ اس میں کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ پس اگر کوئی اسے مادی دنیا سے بھر دے تو اس میں آخرت کی محبت کی کوئی جگہ نہیں رہے گی۔ اگر کوئی اس مادی دنیا کی زیادتی سے منہ موڑ لے تو اس کا دل آخرت سے بھر جائے گا۔ یہ انہیں اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت کے ذریعے اس کے لیے تیاری کرنے کی ترغیب دے گا۔ اس سے اللہ عزوجل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت پیدا ہوگی۔

ان تمام مسلمانوں پر فرض ہے جو اللہ عزوجل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، ان نشانیوں کو اختیار کریں جن پر اس مختصر کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ اپنی محبت کو صرف الفاظ سے نہیں بلکہ عمل سے ثابت کریں گے اور تب ہی اس سے انہیں دونوں جہانوں میں فائدہ ہوگا۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

سے زیادہ مفت ای بکس 400: <https://shaykhpod.com/books/>
: آڈیو بکس کے لیے بیک اپ سائٹ <https://archive.org/details/@shaykhpod>

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
<https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf>

<https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf>

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

: آڈیو بکس <https://shaykhpod.com/books/#audio>
: روزانہ بلاگز <https://shaykhpod.com/blogs/>
: تصویریں <https://shaykhpod.com/pics/>
: جنرل پوڈکاسٹ <https://shaykhpod.com/general-podcasts/>
PodWoman: <https://shaykhpod.com/podwoman/>
PodKid: <https://shaykhpod.com/podkid/>
: اردو پوڈکاسٹ <https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/>
: لائیو پوڈکاسٹ <https://shaykhpod.com/live/>

: ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں
<https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t>

: ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں
<http://shaykhpod.com/subscribe>



Achieve Noble Character